رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ للعہ
ششماہی ۸
سہ ماہی ۱۲/

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۴ فروری ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ - فروری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضرت ممدوحہ کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ؛

آج بعد نماز مغرب مہمان خانہ میں ملک رحمت اللہ صاحب مولوی فاضل نے " اسلام کی خوبیوں " کے موضوع پر تقریر کی ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کے خاص دوستوں کی علامتیں

۱ - خدا تعالےٰ کے خالص دوستوں کی یہ علامتیں ہیں - کہ ایک خالص محبت ان کو عطا کی جاتی ہے جس کا اندازہ کرنا اس جہان کے لوگوں کا کام نہیں ؛

۲ - ان کے دلوں پر ایک خوف بھی ہوتا ہے - جس کی وجہ سے وہ دقائق اطاعت کی رعایت رکھتے ہیں - ایسا نہ ہو کہ یارِ قدیم آزردہ ہو جائے ؛

۳ - ان کو خارق عادت استقامت دی جاتی ہے کہ اپنے وقت پر دیکھنے والوں کو حیران کر دیتی ہے ؛

۴ - جب ان کو کوئی بہت ستاتا ہے - اور باز نہیں آتا تو اُن کے لئے غضب اُس ذاتِ قوی کا جو ان کا متولی ہے - یک دفعہ بھڑکتا ہے ؛

۵ - جب اُن سے کوئی بہت دوستی کرتا ہے - اور سچی وفاداری - اور اخلاص کے ساتھ ان کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے - تو خدا تعالےٰ اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے - اور اس پر ایک خاص رحمت نازل کرتا ہے ؛

۶ - ان کی دعائیں بہ نسبت اوروں کے بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں - یہاں تک کہ وہ شمار نہیں کر سکتے کہ کس قدر قبول ہوئیں ؛

۷ - ان پر اکثر اسرارِ غیب ظاہر کئے جاتے ہیں اور وہ باتیں جو ابھی ظہور میں نہیں آئیں - ان پر کھولی جاتی ہیں - اگرچہ اور مومنوں کو بھی سچی خوابیں - اور سچے مکاشفات معلوم ہو جاتے ہیں - مگر یہ لوگ تمام دنیا سے نمبر اول پر ہوتے ہیں

۸ - خدا تعالےٰ خاص طور پر ان کا متولی ہو جاتا ہے - اور جس طرح اپنے بچوں کی کوئی پرورش کرتا ہے - اس سے بھی زیادہ نگاہ رحمت اُن پر رکھتا ہے (ازالہ اوہام حصہ دوم)

ریزرو فنڈ پچیس[۲۵] لاکھ

برادران کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کیا آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے مطابق "ریزرو فنڈ پچیس لاکھ" کے جمع کرنے کا تہیہ کیا ہے۔ اور کوئی عملی قدم اٹھایا ہے۔ اگر نہیں تو اب توجہ فرمائیں۔ اور فوراً اللہ کا نام لے کر کام شروع کر دیں۔ اگر آپ ایک اندازہ مقرر کر کے خاکسار کو اطلاع دیں۔ کہ آپ ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء تک کس قدر رقم جمع کر کے ارسال فرمائیں گے۔ اور پھر جمع کر کے بھیجتے جائیں۔ تو خاکسار نہایت شکر گزار ہوگا۔ ناظر بیت المال قادیان

خطاب ملنے پر مبارکباد

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب احمدی اسسٹنٹ انجینئر ملٹری انجینئر سروس، صوبہ سرحد کو سال جدید کے خطابات کے سلسلہ میں ایم۔ بی۔ ای کے خطاب سے مفتخر کیا گیا ہے جس کے شیخ صاحب موصوف اپنی قابلیت اور اعلےٰ خدمات کی وجہ سے ہر طرح مستحق ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ یہ خطاب ان کے لئے مبارک کرے۔

جناب سید غلام حسین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ رہتک اور ڈاکٹر مطلوب خان صاحب سب اسسٹنٹ سرجن فتح گڑھ ضلع گورداسپور کو خانصاحب کا خطاب ملنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ایک سال میں ۲۲۱۹ میل کا بنگال میں تبلیغی دورہ

تارو (بنگال) ۲۵ جنوری (بذریعہ ڈاک) ایک سال کے بعد قریشی محمد حنیف صاحب آنریری مبلغ جو اڑیسہ سے سائیکل پر تبلیغی سفر کرتے ہوئے ۶ دسمبر ۱۹۳۵ء کو بنگال کی حد میں داخل ہوئے تھے۔ اڑیسہ واپس روانہ ہو گئے۔ ان کے الوداع میں ۲۴ جنوری کو جماعت احمدیہ تارو کا ایک جلسہ ہوا جس میں مولوی غلام صمدانی صاحب امیر جماعت برہمن بڑیہ اور مولوی سید سعید احمد صاحب بھی شریک ہوئے۔ جماعت کے مردوں اور مستورات نے اپنے لکھے ہوئے مضامین اور نظمیں پڑھیں اور قریشی صاحب کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ اس کے جواب میں انہوں نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔

اس عرصہ میں قریشی صاحب کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے تیرہ مردوں اور عورتوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق بخشی۔ کل سفر ۲۲۱۹ میل ہوا۔ جس میں زیادہ تر سائیکل پر اور کچھ پیدل کشتی اور ریل پر کیا گیا۔ ۵۰۶ شہروں اور دیہات میں پہونچ کر پیغام حق پہونچایا۔ ۵۰۰۰ سے زیادہ اشتہار بنگلہ زبان میں فروخت اور تقسیم کئے۔ تارو میں احمدیہ مکتب کا اجرا۔ گرلز سکول اور نائٹ سکول کا قیام۔ مستورات کی نماز جمعہ میں شمولیت۔ اور لجنہ اماء اللہ کا قیام ان کی سرگرم کوششوں کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالےٰ ان کو اس کا اجر بخشے۔

خاکسار۔ دیوان الدین احمد پریذیڈنٹ جماعت تارو

نتیجہ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

منعقدہ نومبر ۱۹۳۶ء

مندرجہ ذیل امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔

نمبر شمار	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ
۱	محمد شمس الدین صاحب کلکتہ	[illegible]
۲	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ننکانہ	۵۳
۳	بی۔ اے حامد صاحب بمبئی	۶۶
۴	مولوی محمد لقمان صاحب حیدرآباد دکن	[illegible]
۵	محمد اعظم صاحب "	
۶	حبیب اللہ خانصاحب "	۸۳
۷	احمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل "	۶۷
۸	محمد اسمٰعیل صاحب یادگیر "	۶۴
۹	مولوی عبدالقادر صاحب صدیقی "	۸۵
۱۰	شریف احمد صاحب "	۵۵
۱۱	امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ "	۵۰
۱۲	عطاء اللہ صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان	۴۹
۱۳	اوصاف علی صاحب برہمن بڑیہ	۷۷
۱۴	آمنہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب قادیان	۶۹
۱۵	محمودہ بیگم صاحبہ بنت سید غلام حسین صاحب قادیان	۵۳
۱۶	مولوی روشن الدین احمد صاحب میانوںڈ ضلع امرتسر	۷۳
۱۷	مولوی ابراہیم صاحب اٹھوالوی مدرسہ احمدیہ قادیان	۶۵
۱۸	صدر الدین صاحب جامعہ احمدیہ قادیان	۸۹
۱۹	عبدالرحمٰن خان صاحب کاٹھ گڑھ	۴۸
۲۰	ماسٹر عطاء اللہ صاحب کاٹھ گڑھ	۴۶
[illegible]	[illegible] رسول صاحب گجراتی [illegible] قادیان	۴۰
۲۲	عنایت اللہ خان صاحب کاٹھ گڑھی قادیان	۷۸
۲۳	امۃ القیوم صاحبہ کاٹھ گڑھ	۴۰
۲۴	خوشی محمد صاحب کپورتھلوی رنگون برما	۶۶
۲۵	عبدالمجید خانصاحب کپورتھلہ	۷۰
۲۶	محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی	۵۳
۲۷	غلام مرتضیٰ صاحب منٹگمری	۸۱
۲۸	غلام حسین صاحب چاہلوی منٹگمری	۶۹
۲۹	بشیر احمد صاحب جامعہ احمدیہ قادیان	۷۹
۳۰	میاں محمد عمر صاحب لاہور	۵۶
۳۱	سید عباس علی شاہ صاحب سندھ	۴۷
۳۲	محمد سعید صاحب بنگالی	۶۴

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

اخبار احمدیہ

ضروری اعلان گذشتہ ۱۶ دن میں الیکشن کے کام میں بٹالہ میں رہا۔ اس لئے احباب کے خطوط کے جوابات نہیں دیئے جا سکے اب الیکشن کے کام سے فراغت ہو گئی ہے۔ اور احباب کو جوابات بھجوائے جائیں گے۔ زین العابدین ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ایک نکاح کے متعلق اعلان ملک عزیز محمد خان صاحب کے رشتہ کا جو اشتہار شائع ہوا ہے۔ اس کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو صاحب ان سے رشتہ کرنا چاہیں۔ وہ پہلے دفتر امور عامہ سے مشورہ کر لیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

درخواست ہائے دعا (۱) میرا بچہ سخت بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ نصر اللہ خاں بھروکے ضلع گوجرانوالہ (۲) میری والدہ صاحبہ عرصہ ڈیڑھ سال سے بعارضہ درد جگر بیمار ہیں۔ دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد انور پشاور (۳) میرا امتحان قریب ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ عبدالحفیظ خان [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

مُسلم خواتین کے اجتماعوں میں احرار کا غنڈہ پن

لاہور میں مسلم خواتین کے ان اجتماعوں میں جو انتخابات کے سلسلہ میں ہوئے بعض ناگوار واقعات پیش آنے پر اخبار "انقلاب" اور "احسان" کے ذکا ہی کالموں میں خواتین کے اخلاق۔ اور ان کے طریق عمل پر نہایت مبالغہ آمیز پیرایہ میں نکتہ چینی کی گئی۔ اور اس حد تک اسے طول دیا گیا۔ کہ غیر اخبارات کو مسلم خواتین پر تمسخر اڑانے اور ان کو بدنام کرنے کا اچھا خاصہ معاملہ ہاتھ آ گیا اگرچہ اخبار "احسان" نے اپنے ایڈیٹوریل کالموں میں اس کی نہایت عمدگی کے ساتھ تلافی کر دی ہے۔ اور ہر موقعہ پر خواتین کی عزت و احترام مدنظر رکھنے کی مؤثر انداز میں تلقین کی ہے۔

لیکن حیرت ہے۔ کہ فتنہ و شرارت کی اصل جڑ جس کا ذکر بیگم صاحبہ مولانا محمد علی ایسی معزز اور محترم خاتون نے نہایت ہی رنج دہ الفاظ میں کیا ہے۔ اس کی طرف کسی نے توجہ نہیں کی۔ اور اس بارے میں ایک لفظ تک لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ حالانکہ یہ ایسا اہم اور اتنا ضروری معاملہ ہے۔ کہ مسلمان اخبارات کو نہایت زور کے ساتھ اس کے خلاف آواز بلند کرنی چاہیئے تھی۔ اور مسلمانوں کو بتانا چاہیئے تھا۔ کہ جن لوگوں کو انہوں نے اپنے پیٹ کاٹ کر لاکھوں روپے دیئے۔ جن کے کہنے پر بڑے بڑے جانی۔ اور مالی نقصانات اٹھائے۔ جن کی تائید و حمایت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ وہ ان کی عصمت مآب اور شریف خواتین کو برسرِ عام بدنام کرنے۔ اور ان کے اخلاق و عادات کو بُرے رنگ میں ظاہر کرنے کے درپے ہو گئے ہیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ مولانا محمد علی نے "عورتوں کی ناتجربہ کاری اور شریروں کی شرانگیزی" کے عنوان سے "انقلاب" ۳۱ جنوری میں جو مضمون شائع کرایا ہے اس میں انتخابات کے متعلق مسلم خواتین کی ناتجربہ کاری کا ذکر کرنے کے بعد اپنی چشم دید شہادت یہ پیش کی ہے کہ:

"شرارت پسند عنصر ہر جگہ موجود تھا۔ اور اس نے اپنی پوری کوشش حالات کو بگاڑنے میں صرف کی۔ احراریوں کی فتنہ انگیزی اور غنڈہ پن ضرب المثل ہو چکا ہے۔ اور اب انہوں نے مردوں میں یہ رنگ پیدا کرنا ناکافی سمجھ کر اپنی خصوصیات سے عورتوں کو آلودہ کرنا چاہا ہے۔ چنانچہ مقرر کی ہوئی عورتیں ہر پولنگ پر فساد پیدا کرنا اور گڑبڑ ڈالنا چاہتی تھیں۔ سرائے میاں سلطان کے پولنگ سٹیشن پر کئی مرتبہ لڑائی ہو گئی۔ ایک دفعہ تو پریزائڈنگ افسر نے ضرورت محسوس کی۔ کہ پولیس اندر بلا لی جائے"

ان حالات کے بالکل درست ہونے میں کسی قسم کے شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ لاہور کے مسلمان اخبار نویسوں کو وہ اطلاعات تو پہونچ گئی ہوں۔ جن کی بنا پر انہوں نے طول طویل ظریفانہ تبصرے شروع کر دیئے۔ لیکن وہ عنصر جو تمام ان ناگوار واقعات کا موجب تھا۔ اس کے متعلق انہیں علم نہ ہوا ہو۔ پھر اس کے متعلق ان کا خاموش رہنا۔ اور محترمہ بیگم صاحبہ مولانا محمد علی کی طرف سے اعلانِ عام ہو جانے پر بھی خاموش رہنا ان کی فرض شناسی کا کوئی اچھا ثبوت نہیں ہے۔ اب بھی ضرورت ہے۔ کہ احرار کے اس غنڈہ پن کے خلاف پُرزور آواز اٹھائی جائے۔ جس کا ارتکاب انہوں نے خواتین کے مجموں میں کیا ہے اور مسلمانوں کو بتا دیا جائے۔ کہ احرار شرارت اور کمینگی کے اس درجہ پر پہنچ چکے ہیں۔ کہ کسی شریف انسان کو نہ صرف انہیں مونہہ نہیں لگانا چاہیئے۔ بلکہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ انہیں خس کم جہاں پاک کے مصداق بنا دیا جائے۔

بے شک ہر فرض شناس اخبار نویس کا فرض ہے۔ کہ وہ مسلمان خواتین کو تہذیب و شرافت۔ اعلےٰ اخلاق و عادات سے آراستہ پیراستہ کرنے کے لئے جو کچھ کر سکتا ہے۔ کرے۔ اور جہاں کوئی نقص دیکھے۔ باندازِ مشفقانہ ٹوک دے۔ لیکن جب تک پوری جرأت اور دلیری سے کام لے کر ان گندے عناصر کو خواتین کے رستہ سے دُور نہ کر دیا جائے گا۔ جو اپنی غلاظت کے چھینٹے ان تک پھینکنے سے بھی باز نہیں رہتے۔ اس وقت تک کیونکر توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ صنفِ نازک ترقی کی طرف آسانی کے ساتھ قدم بڑھا سکتی ہے۔ اس قسم کے عناصر کی طرف تو رُخ نہ کرنا۔ اور بعض خواتین سے اگر کوئی لغزش ہو جائے۔ اور وہ بھی گندے عنصر کی شرارت کی وجہ سے۔ ان پر برس پڑنا دُور اندیشانہ اور مصلحانہ طریقِ عمل نہیں ہے۔

مسلمان اخبار نویسوں سے یہ دردمندانہ شکوہ کرنے کے بعد ہم ان مسلمانوں سے بھی عرض کرنا چاہتے ہیں۔ جن کی آنکھیں احرار کی سابقہ فتنہ انگیزیاں اور شرارتیں ابھی تک کھولنے سے قاصر رہی ہیں کہ وہ اس تازہ شرارت پر غور کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ یہ کس قدر شرمناک ہے۔ اور کس قدر کمینگی اپنے اندر رکھتی ہے مسلم خواتین کے ہر پولنگ سٹیشن پر احرار نے ایسی آبرو باختہ عورتیں مقرر کر دیں۔ جنہیں اپنی عزت و آبرو کی تو پرواہ نہ تھی۔ کسی کی عزت کی بھی کوئی قیمت نہ سمجھتی تھیں۔ اور ان کا کام یہ تھا۔ کہ عورتوں میں فساد پیدا کریں۔ اور پولنگ میں گڑبڑ ڈالیں انہوں نے اس کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ اور بعض اوقات حالات کو نہایت ناگوار حد تک پہونچا دیا۔ اگر شریف خواتین ہر ممکن احتیاط سے کام نہ لیتیں۔ اور ہر شرارت کو صبر سے نہ برداشت کرتیں تو واقعات کی صورت نہایت ہی خطرناک بن جاتی۔ پولیس کو مداخلت کرنا پڑتی۔ اور ممکن تھا بعض عورتوں کو گرفتار بھی کر لیا جاتا۔ اور اس طرح تمام مسلمانوں کی ناک جڑ سے کاٹ کر رکھ دی جاتی۔ اب بھی جو کچھ ہوا۔ ہر شریف اور باغیرت مسلمان کو شرم سے جھکا دینے کے لئے کافی ہے یہ سب کچھ احرار نے کرایا۔ مسلمانوں کو ذلیل و رسوا کرانے کے لئے کرایا۔ اور مسلمان خواتین کو بدنام کرنے کے لئے کرایا۔

اب قابلِ غور سوال یہ ہے۔ کہ جو لوگ جذبۂ شرافت اور انسانیت سے اس درجہ عاری ہو چکے ہیں۔ جن کی نگاہ میں مسلمان خواتین کی عزت و آبرو ایک کوڑی قیمت بھی نہیں رکھتی۔ جو مردوں میں غنڈہ پن پیدا کرنے کی کوشش کرنے کے بعد اب عورتوں میں بھی یہ رنگ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ گویا مسلمانوں کو جانی۔ مالی۔ سیاسی اور اخلاقی نقصان پہونچانے کے بعد اب ان کی اہلی زندگی کو بھی برباد کر کے رکھ دینا چاہتے ہیں۔ ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ اور اس چلتی پھرتی لعنت کو دُور کرنے کے لئے کیا طریقِ عمل اختیار کرنا چاہیئے:

احرار جب تک جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت کمینگی اور شوریدہ سری سے کام لیتے رہے۔ اس وقت ہم نے بار بار مسلمانوں کو توجہ دلائی۔ کہ جماعت احمدیہ کا تو احرار کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ البتہ مسلمانوں کے لئے مصیبت بن جائیں گے

وابستگانِ خلافت کی منکرینِ خلافت پر فضیلت

واقعات و حقائق کی روشنی میں مبایعین کی غیر مبایعین پر اعتقادی و عملی برتری

از ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر گجرات

خواجہ کمال الدین و مولوی محمد علی صاحبان کے انتظامِ لنگر خانہ پر اعتراض کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مکتوب قبل ازیں پیش کیا جا چکا ہے جس سے یہ امر قطعی طور ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانۂ حیات کے آخری حصہ میں ہی ان لوگوں میں "ابیٰ اور استکبار" پیدا ہو چکا تھا۔ اور اطاعتِ امام کے اس قیمتی جوہر سے جو ہزاروں لاکھوں برکتوں اور رحمتوں کا باعث ہے۔ یہ لوگ محروم ہو رہے تھے ؛

حضرت خلیفۂ اول رضؓ کا زمانہ

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ یعنے نور الدین اعظم کا عہد سعادت عہد آیا ہے۔ آپکی حیثیت غیر مبایعین کے لئے امام اور خلیفہ ہی کی نہ تھی۔ بلکہ آپ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے اکثر رفقاء کے استاد بھی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے دوسرے دن یعنے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو وعدۂ استخلاف کے ماتحت اللہ تعالےٰ نے آپ کو سریر آرائے خلافت فرمایا۔ آپ کی خلافت کو منکرینِ خلافتِ محمود نے بھی تسلیم کیا۔ انتخابِ خلافت کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے جو تقریر فرمائی۔ اس میں فرمایا۔ "میرے دل کے کسی گوشہ میں کبھی اس امر کا خیال۔ خواہش یا واہمہ نہیں تھا۔ کہ یہ کام میرے سپرد کیا جائے۔ میں چاہتا تھا کہ حضرت کا صاحبزادہ میاں محمود احمد جانشین بنتا۔ اور اس واسطے میں انکی تعلیم میں سعی کرتا رہا۔ یا میر ناصر نواب صاحب جو حضرت صاحب کے واسطے جائے ادب تھے۔ یا نواب محمد علی خان صاحب جو حضرت کی فرزندی میں داخل ہیں۔ یا حضرت مولوی محمد احسن صاحب جنہوں نے اس قدر تصانیف تائید حضرت میں کیں۔ یا مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے اس راہ میں ایسی جانفشانی کی۔ یا سید میر حامد شاہ صاحب یا کوئی اور دوست میں ہرگز نہیں چاہتا۔ کہ یہ بوجھ مجھ پر ڈالا جاتا۔ کیونکہ میں اپنے میں اس کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن جبکہ بلا میری خواہش کے یہ بار میرے گلے میں ڈالا جاتا ہے۔ تو میں اس کو خدا تعالےٰ کی طرف سے سمجھ کر قبول کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ اور دوستوں سے دعا کی اور ہر طرح کی امداد کی خواہش رکھتا ہوں ممکن ہے کہ بعض باتیں جو میں منواتا ہوں۔ وہ کسی کی مرضی کے برخلاف ہوں پس اگر تم تیار ہو۔ کہ میرا کہنا ہر امر میں مانو تو میں اسے منظور کرتا ہوں۔ تم پھر بھی سوچ لو۔ اور جن کے نام میں نے بتائے ہیں۔ ان میں سے کسی کو اپنا امیر بنا لو"۔ (بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء)

تمام ممبران صدر انجمن اور ساری جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی بیعتِ خلافت کی۔ اور اس طرح بظاہر "وابستگان خلافت" میں شامل ہو گئے۔ بیعتِ خلافت کے بعد مندرجہ ذیل اعلان اخبار بدر میں شائع ہوا :۔

بیعتِ خلافت کے اعلانات

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین محمد المصطفیٰ وعلی المسیح الموعود خاتم الاولیاء۔ امّا بعد۔ مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نور الدین صاحب جو ہم سب میں سے اعلم اور اتقیٰ ہیں۔ اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں۔ اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوۂ حسنہ قرار دے چکے ہیں۔ جیسا کہ آپ کا شعر ہے

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پر از نور یقیں بودے

کے ہاتھ پر احمدؑ کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو۔ جیسے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔

رحمت اللہ (مالک انگلش ویرہاؤس لاہور)۔ (صاحبزادہ) مرزا بشیر الدین محمود احمد۔ مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ سید محمد احسن امروہی۔ سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن لاہور (مولوی) محمد علی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ خواجہ کمال الدین۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ۔ خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سرجن۔ مرزا خدا بخش۔ شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم۔ (مولوی) شیر علی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام (نواب) محمد علی خان مالیر کوٹلہ (صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد (حضرت) میر ناصر نواب (مولوی) غلام حسن سب رجسٹرار پشاور۔ ڈاکٹر بشارت احمد اسسٹنٹ سرجن کہیر (بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء صـ۶)

علاوہ اس اعلان مطبوعہ کے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے ایک علیحدہ اعلان سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے دستخطوں سے شائع ہوا جس کا مضمون یہ تھا۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق ..... جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔..... یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبروں کو لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بذاتِ خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں"۔

مندرجہ بالا دونوں اعلانات میں اس امر کا اقرار کیا گیا ہے۔ کہ

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت ضروری ہے۔

(۲) خلیفۂ وقت کی بیعت تمام موجودہ اور نئے احمدیوں کو خواہ وہ مرد ہوں خواہ عورتیں کرنی ہوگی۔

(۳) خلیفۂ وقت کا فرمان بعینہٖ اسی طرح واجب التعمیل ہوگا۔ جس طرح خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا۔

(۴) انتخاب خلافت رسالہ الوصیت کے عین مطابق عمل میں آیا۔

(۵) مندرجہ بالا تمام امور سے مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہم پورے طور پر بلکہ "صدقِ دل" سے متفق ہیں۔

منکرینِ خلافت کی رجعتِ قہقری

لیکن یہ عجیب بات ہے۔ کہ خلافتِ اولےٰ کے ابتداء میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے جن جن باتوں پر صدق دل سے اتفاق کیا تھا۔ اختتام خلافتِ اولےٰ پر ایک ایک کر کے ان سب کا انکار کیا۔ اور اپنے اس فعل سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچا دی کہ وہ اور ان کے رفقاء عند اللہ تمام ان برکاتِ الٰہی سے محروم ہیں۔ جو وابستگانِ خلافتِ اولیٰ کے شاملِ حال تھیں۔ چنانچہ منکرینِ خلافتِ محمود ایدہ اللہ تعالیٰ اب یہ کہتے ہیں۔ کہ (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد کسی خلافت کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ "انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے"۔ ہاں کوئی پریذیڈنٹ یا امیر ہو سکتا ہے

۲ ۔ پریذیڈنٹ یا امیر موجودہ احمدیوں سے (جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں بیعت کی) بیعت نہیں لے سکتا ؛۔

۳ ۔ حضرت نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کا انتخابِ خلافت "الوصیت" کے خلاف تھا ۔ کس قدر حیرت انگیز امر ہے ۔ کہ وُہی مولوی محمد علی صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے دن اپنے دستخطوں سے ایک اعلان کرتے ہیں ۔ جس کی پہلی سطر ہی یہ ہے ۔ کہ :۔

"مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت" وُہی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن جو اعلان کرتے ہیں اس میں اس کے بالکل خلاف لکھتے ۔ اور اپنے اس عجیب و غریب مگر پُرعبارت خیال کا اظہار کرتے ہیں ؛۔

مولوی محمد علی صاحب ۱۹۱۴ء میں لکھتے ہیں :۔

"ہاں آپ (حضرت خلیفہ اول رضؓ) کے ہاتھ پر سب قوم کا اکٹھا ہو جانا یہ ایک علیحدہ امر تھا جس کا ذکر الوصیت میں کوئی نہیں ۔ . . . . . . اب قوم میں اختلاف پیدا ہو گیا ۔ تو حقیقی جانشین وُہی رہنا چاہیئے تھا ۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کی وصیت کے رُو سے تھا ۔ یعنی انجمن ۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم نے اپنے معاملہ کو بالکل صاف کر دیا ۔ وُہ وصیت کے رُو سے نہیں ۔ بلکہ قوم کے اتفاق سے خلیفۃ المسیح کہلائے . . . . اب جب قوم کا اتفاق نہیں رہا ۔ تو خلافت کا خاتمہ ہو گیا ۔ . . . . محمد علی"

(دیکھو رسالہ الوصیت شائع کردہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور اگست ۱۹۱۴ء صفحہ ج)

احباب کرام ! مولوی محمد علی صاحب کے اس بیان پر غور فرمایئے ۔ اور دیکھئے ۔ کہ وُہی ۱۹۰۸ء والے مولوی محمد علی صاحب ۱۹۱۴ء میں کس شرمناک طریق سے "انقلبتم علیٰ اعقابکم" کا عملی ثبوت بن رہے ہیں ؛۔

مولوی صاحب کے اس بیان سے مندرجہ ذیل امُور ثابت ہوتے ہیں :۔

۱ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خلافت "الوصیت" کے خلاف تھی ؛۔

۲ ۔ اصل حقدارِ خلافت "انجمن" ہی تھی ۔ کوئی انسان لائقِ خلافت نہ تھا ؛۔

۳ ۔ لیکن چونکہ تمام "قوم" نے شخصی خلافت پر اتفاق کر لیا تھا ۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر کردہ "جانشین" یعنی "انجمن" کو معطل کر دیا گیا ؛۔

۴ ۔ سب قوم کا اتفاق "الوصیت" کے خلاف ہوا ؛۔

۵ ۔ حضرت نورالدین اعظم کے بعد "خلافت کا خاتمہ ہو گیا"

مولوی صاحب کے اس بیان پر جتنا زیادہ غور کیا جائے ۔ اتنی ہی حیرت و استعجاب بڑھتا جاتا ہے ۔ غرض کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے خلافتِ اولیٰ کو بھی "جمہوری" قرار دے کر اپنے آپ کو خلافتِ اولیٰ کی جس کے ساتھ وُہ ظاہری طور پر وابستہ تھے ۔ حقیقی برکات سے محروم کر لیا ؛

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا خطبۂ عید الفطر

اگر معاملہ یہیں تک محدود ہو ۔ تو ممکن ہے ۔ کسی منکرِ خلافتِ ثانیہ کو یہ کہنے کا موقعہ مل جائے ۔ کہ بے شک مولوی محمد علی صاحب ۔ اور ان کے رفقاء نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے موقعہ پر یہی سمجھا تھا ۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خلافت "الوصیت" کے مطابق ہے مگر بعد میں غور کرنے پر ان کو یہ معلوم ہُوا کہ خلافتِ اولیٰ درحقیقت "الوصیت" کے خلاف تھی ۔ اس لئے انہوں نے اس کی تردید کر دی ۔ ہاں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء عملاً تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے فرمانبردار رہے ۔ اس لئے اس زمانہ کی برکات میں ضرور ان کا کچھ حصہ ہونا چاہیئے ۔ لیکن اس امر کا اظہار کرتے ہُوئے دل افسوس سے بھر جاتا ہے ۔ کہ مولوی محمد علی صاحب ۔ اور ان کے رفقاء کا طرزِ عمل خلافتِ اُولےٰ کے زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے متعلق معاندانہ تھا ۔ اور وُہ اندر ہی اندر اپنی ریشہ دوانیوں میں مصروف تھے ۔ ان کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی ۔ کہ کسی طریق سے خلیفۂ وقت کے اختیارات کو محدود کر کے صدر انجمن کو مختارِ کل تسلیم کرایا جائے ۔ اسی لئے کبھی وُہ خلیفۂ وقت کو صدر انجمن کا پریذیڈنٹ قرار دیتے ۔ کبھی پارلیمنٹوں اور جمہوریتوں کے حوالے سے صدر انجمن کی ساکھ بٹھانا چاہتے ۔ ان کی یہ سرگرمیاں اور ریشہ دوانیاں حضرت نورالدین اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مخفی نہ تھیں ۔ وُہ ان لوگوں کو ان کی منافقانہ سرگرمیوں پر بعض دفعہ شفقت و محبت کے لہجہ میں ۔ اور بعض اوقات سخت الفاظ میں تنبیہ کرتے بھی رہتے تھے ۔ مگر حقیقت یہ ہے ۔ کہ ان لوگوں کا ۔

مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی ؛۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے عید الفطر ۱۹۰۹ء کے موقعہ پر خطبۂ عید میں ان لوگوں کی ریشہ دوانیوں کے متعلق اپنے دردِ دل کا اظہار فرمایا ۔ اور ان کو ایسی حرکات سے مجتنب رہنے کی تلقین فرمائی ۔ یہ عظیم الشان خطبہ "بدر" میں چھپ چکا ہے ۔ اس میں حضور نے فرمایا :۔

"اب ضرورت ہے اس جماعت میں اتفاق ۔ اتحاد ۔ اور وحدت کی ۔ اور وُہ موقوف ہے خلیفہ کی فرمانبرداری پر . . . . اب میں تمہارا خلیفہ ہوں ۔ اگر کوئی کہے ۔ کہ الوصیت میں حضرت صاحب نے نورالدین کا ذکر نہیں کیا ۔ تو ہم کہتے ہیں ۔ ایسا ہی آدم اور ابوبکر کا ذکر بھی پہلی پیشگوئی میں نہیں ۔ حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے ۔ وُہ میں تمہیں کھول کر سناتا ہوں ۔ جس کو خلیفہ بنانا تھا ۔ اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا ۔ اور اُدھر چودہ اشخاص کو فرمایا ۔ کہ تم بحیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو ۔ اور تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے ۔ اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وُہی قطعی ہے ۔ پھر ان چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرا دی ۔ کہ اسے اپنا خلیفہ مانو ۔ اور اس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا ۔ پھر نہ صرف چودہ کا ۔ بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا ۔ اب جو اجماع کے خلاف کرنے والا ہے ۔ وُہ خدا کا مخالف ہے . . . .

پس تم کان کھول کر سُنو ۔ اگر اب اس معاہدہ کے خلاف کرو گے ۔ تو :۔ اعقبہم نفاقاً فی قلوبہم کے مصداق بنو گے ۔ میں نے یہ تمہیں کیوں سُنایا ۔ اس لئے کہ تم میں سے بعض نافہم ہیں ۔ جو بار بار کمزوریاں دکھاتے ہیں ۔ میں نہیں سمجھتا ۔ کہ وُہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں ۔ خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے ۔ میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب میں اس کُرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا اگر سارا جہان بھی ۔ اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ ۔ میں تمہاری بالکل پروا نہیں کرتا ۔ اور نہ کروں گا . . . . مجھے دوبارہ بیعت لینے کی ضرورت نہیں ۔ تم اپنے پہلے معاہدہ پر قائم رہو ۔ ایسا نہ ہو ۔ کہ نفاق میں مبتلا ہو جاؤ ۔ اگر تم مجھ میں کوئی اعوجاج دیکھو ۔ تو استقامت کی دعا سے کوشش کرو ۔ مگر یہ گمان نہ کرو ۔ کہ تم مجھ بُڈھے کو آیت یا حدیث یا مرزا صاحب کے کسی قول کے معنے سمجھا لو گے ۔ اگر میں گندہ ہوں ۔ تو یوں دُعا مانگو ۔ کہ خدا مجھے دُنیا سے اٹھا لے ۔ پھر دیکھو ۔ کہ دُعا کس پر الٹ کر پڑتی ہے ۔ توبہ کرو ۔ اور دُعا کرو ۔ اور پھر دعا کرو . . . . . میں فروری گویا نو ماہ سے اس دکھ میں مُبتلا ہوں . . . . . اب تم اس بُڈھے کو تکلیف میں نہ ڈالو ۔ اس پر رحم کرو ۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں پھر کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں پھر پھر پھر کرتا ہوں۔ کہ آپس کے تباغض وتحاسد کو دور کردو۔ یہ مجتہدانہ رنگ چھوڑ دو۔ جو مجھے نصیحت کرنے میں وقت خرچ کرتا ہے۔ وہ دعائیں خرچ کرو۔ اور اللہ سے اس کا فضل چاہو۔ تمہارے وعظوں کا اثر مجھ بڈھے پر نہیں ہوگا۔ ادب کو ملحوظ رکھ کر ہر ایک کام کو کرو۔ ... بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم تمہاری نسبت نہیں، بلکہ اگلے خلیفہ کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں۔ مگر تمہیں کیا معلوم کہ وہ ابوبکر اور مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر آئے۔ میں تم پر بڑا حسن ظن رکھتا ہوں۔ میں نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کبھی تمہارے مُردوں سے بھی دریافت نہیں کیا کہ تم لوگ کس طرح کام کرتے ہو ... میں آج ایک اور کام کرنے والا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے مجھے روک دیا ہے۔ اور میں اس کی مصلحتوں پر قربان ہوں۔ ..... میں ایسے لوگوں کو اپنی جماعت سے الگ نہیں کرتا کہ شائد وہ سمجھیں۔ پھر سمجھ جائیں پھر سمجھ جائیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ میں ان کی ٹھوکر کا باعث بنوں"۔

(بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۲)

کوئی منکر خلافت کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں بعض لوگوں نے آپ کے متعلق ایسی باتیں کی ہونگی اور حضور نے انہیں ڈانٹا ہوگا۔ مگر اس کا کیا ثبوت ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مخاطب اس خطبہ میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خود مولوی محمد علی صاحب کا اپنا دستخطی بیان موجود ہے۔ جس سے قطعی طور پر ثابت ہے۔ کہ خطبہ عید الفطر کے مخاطبین مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء ہی تھے۔ چنانچہ بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء جس میں خطبہ عید الفطر شائع ہوا ہے۔ اسی پرچہ میں صفحہ ۱۲ پر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے مصاحبین شیخ رحمت اللہ صاحب و مرزا یعقوب بیگ صاحب کے دستخطوں سے مندرجہ ذیل بیان شائع ہوا ہے۔

اعلان

عید الفطر کے مبارک موقعہ پر جب حسب معمول ہم قادیان دارالامان میں حاضر ہوئے تو معلوم ہوا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بعض لوگوں نے ایسے خطوط لکھ کر بھیجے ہیں۔ جن میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ بعض ممبران مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان خطوط کو پڑھ کر ہمیں بہت رنج ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی ہمارے خیال میں ضرور رنج ہوا ہوگا۔ ہم اپنے بھائیوں پر بھی کوئی بدظنی نہیں کرتے۔ ہم نے ان کے لئے دعا بھی کی ہے۔ اور ان کی خدمت میں بھی یہی عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی ہمارے متعلق حسن ظنی... سے کام لیا کریں۔ ہم اپنے دل پھاڑ کر کسی کو نہیں دکھا سکتے۔ لیکن بذریعہ اعلان ہذا ہم سب احباب کو یہ یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم نے جو بیعت حضرت خلیفۃ المسیح کی کی۔ وہ کسی جبر اور اکراہ سے نہیں۔ بلکہ شرح صدر سے کی۔ اور ہم اس وقت تک اسی عہد بیعت پر قائم ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اس سلسلہ میں وحدت قہری کوئی نہیں۔ بلکہ وحدت ارادی ہے اور اسی وحدت ارادی کے ماتحت ہی ہم سب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کی ہے۔ آئندہ کے لئے ہم اللہ تعالےٰ سے ہی یہ توفیق طلب کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں اس عہد پر قائم رکھے ... سب توفیق اور اطاعت اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے

خاکساران۔ رحمت اللہ بقلم خود مرزا یعقوب بیگ بقلم خود ممبران مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۹ء

اعلان بالا کے حرف حرف سے میرا اتفاق ہے۔ اور میں حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کو اپنا فخر سمجھتا ہوں۔ والسلام۔ خاکسار محمد علی از قادیان

(دیکھو اخبار بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۲)

میں اس اعلان پر کوئی تنقید نہیں کرنا ورنہ بتاتا۔ کہ اس اعلان کے الفاظ میں بین السطور کیا کیا جذبات کام کر رہے ہیں۔ اور اندر ہی اندر اس میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کی عظیم الشان شخصیت پر اپنی بریت کرنے اور عذر گناہ کو بدتر از گناہ کی حد تک پہونچانے کے لئے کس بزدلانہ طریق سے حملہ کیا گیا ہے۔ بہر حال یہ امر یقینی طور پر ثابت ہے۔ کہ وہ لوگ جن کے متعلق حضرت خلیفہ اول کو یہ خیال تھا۔ کہ وہ حضور کو خلافت سے معزول کرنا چاہتے ہیں۔ اور جو اگلے خلیفہ کے اختیارات پر بحث کرتے تھے اور ان اختیارات کو محدود کرنا چاہتے تھے۔ وہی جو یہ کہتے تھے۔ کہ "الوصیت میں حضرت صاحب نے نورالدین کا ذکر نہیں کیا"۔ یہ لوگ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء ہی تھے۔ انہوں نے کہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض نے بعض لوگوں کے خطوط سے (بلا تحقیق) متاثر ہو کر بے شک ہمیں خطبہ عید الفطر میں ڈانٹا۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ ہمارے متعلق حضرت صاحب کو غلط رپورٹیں پہنچائی گئی تھیں۔ مگر اے احباب کرام! اس وقت جبکہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے مندرجہ بالا اعلان شائع کرایا تھا۔ اس وقت تو شائد کوئی سادہ آدمی ان کے الفاظ سے متاثر ہو کر ان لوگوں کو "بے گناہ" سمجھ لیتا لیکن اب جبکہ حضرت خلیفہ اول رض کی وفات کے بعد مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے اگلے خلیفہ کے اختیارات کو محدود کرنے اور حضرت خلیفہ اول رض کی خلافت کو "الوصیت" کے منشاء کے خلاف ثابت کرنے کے لئے بالکل ننگے ہو کر ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ تو ہم لوگ کس طرح ان کے بیان کو درست سمجھ لیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول جیسے عظیم الشان انسان کے متعلق یہ خیال کریں۔ کہ حضور نے محض چند لوگوں کی رپورٹ پر بلا تحقیق علانیہ طور پر پبلک کے سامنے۔ بلکہ خطبہ عید الفطر کے اہم موقعہ پر ان کو سرزنش کی ہو۔ یہاں تک کہ ان کو جماعت سے خارج کر دینے کا بھی ارادہ حضور نے کر لیا ہو۔ درآنحالیکہ ان کا ایک فرد بھی قصور نہ ہو۔ ورنہ یہ بیچارے تو حضرت خلیفۃ المسیح اول کے اتنے فرمانبردار اور اطاعت گزار تھے۔ اور آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کو یہاں تک باعث فخر سمجھتے تھے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض تو اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں۔ کہ "میں فروری گویا نو ماہ سے اس دکھ میں مبتلا ہوں .... اب تم اس بڈھے کو تکلیف میں نہ ڈالو۔ اس پر رحم کرو۔ مگر اس کے جواب میں یہ تینوں "فرمانبردار" لکھتے ہیں:۔

"ان خطوط کو پڑھ کر ہمیں بہت رنج ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی ہمارے خیال میں ضرور رنج ہوا ہوگا" "یہ ہوا ہوگا" کے الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔ پس ان لوگوں کے بیان کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے بیان پر قطعاً ترجیح نہیں دی جاسکتی۔ علاوہ ازیں اس امر کا ایک اور ثبوت کہ درحقیقت ان لوگوں نے ہی وہ اعتراضات کئے۔ جن کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح اول رض نے خطبہ عید الفطر میں فرمایا یہ ہے کہ ان اعتراضات میں سے ایک اعتراض یہ بھی تھا۔ کہ "الوصیت میں حضرت صاحب نے نورالدین کا ذکر نہیں کیا" اور بعینہٖ یہی اعتراض حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کی وفات کے معاً بعد مولوی محمد علی صاحب نے کیا جیسا کہ قبل ازیں ان کی اپنی عبارت نقل کر چکا ہوں۔ جس میں وہ لکھتے ہیں "ہاں آپ کے ہاتھ پر سب قوم کا اکٹھا ہو جانا یہ ایک علیحدہ امر تھا۔ جس کا ذکر الوصیت میں کوئی نہیں" (رسالہ الوصیت شائع کردہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور اگست ۱۹۱۴ء صفحہ ج)

پس اصل بات یہی ہے کہ اس قسم کی باتیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی زندگی میں کرنے والے یہی منکرین خلافت ثانیہ ہی تھے۔

احمدیہ بلڈنگس لاہور میں حضرت خلیفہ اول کی تقریر

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے حضرت نور الدین اعظم رضؓ کی اس تنبیہ کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور یہ لوگ اپنی حرکات سے باز نہ آئے ۱۹۱۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح لاہور تشریف لے گئے۔ اور احمدیہ بلڈنگ میں ایک تقریر کے ذریعہ اتمام حجت کر دی۔ اس میں آپ نے فرمایا۔

جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے یہ رفض کا شبہ ہے جو خلافت کی بحث تم چھیڑتے ہو یہ تو خدا سے شکوہ کرنا چاہئیے کہ بھیرہ کا رہنے والا خلیفہ ہو گیا۔ کوئی کہتا ہے کہ خلیفہ کرتا ہی کیا ہے۔ لڑکوں کو پڑھاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ کتابوں کا عشق ہے اسی میں مبتلا رہتا ہے۔ ہزار نالائقیاں مجھ پر تھوپو۔ مجھ پر نہیں یہ خدا پر لگیں گی۔ جس نے مجھے خلیفہ بنایا۔ یہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسے رافضی ہیں۔ جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس رقعہ کو دیکھ کر سمجھتا ہوں کہ خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں۔ تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ بس جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہو گا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔ تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں۔ تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ معزول کرے اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو کہ میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔ ۔ ۔ ۔ تھوڑے دن صبر کرو۔ پھر جو میرے پیچھے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جیسا چاہیگا وہ تم سے معاملہ کرے گا۔"

(بدر ۱۱ر جولائی ۱۹۱۲ء صد ۳ تا ۵)

پھر جلسہ سالانہ ۱۹۱۰ء کے موقعہ پر حضرت خلیفہ اول رضؓ نے کارکنان جماعت کو جمع کر کے فرمایا۔

"میں نے ابھی کہا ہے کہ اگر حنفیوں کو امام بنا لیتے تو اس کی بھی مرزا صاحب جیسی فرمانبرداری کرتا۔ پس تم مشکلات سے مت ڈرو۔ مشکلات ہر جگہ آتی ہیں۔ میرے اوپر بھی آئیں۔ اور بڑی غلطی یا شوخی یا بے ادبی بعض آدمیوں سے ہوئی۔ اب ہم نے درگذر کر دیا ہے مگر انہوں نے حق نہیں سمجھا کہ کیا امامت کا حق ہوتا ہے۔" (بدر ۱۲ر جنوری ۱۹۱۱ء صد ۴)

حضرت خلیفہ اول رضؓ کی مرزا یعقوب بیگ صاحب کو نصیحت

۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح رضؓ گھوڑی سے گر کر سخت بیمار ہو گئے۔ ایک رپورٹ مظہر ہے۔

۲۲ر جنوری ۱۹۱۱ء کو رات بڑے آرام سے گذری۔ بخار رات کو نہ تھا۔ نہ دن کو ہوا۔ آج ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب و حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بھی تشریف لائے۔ ان کی رخصت کے وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو مخاطب کر کے چند کلمات فرمائے۔ جو ڈاکٹر صاحب نے خود لکھ کر مجھے دیئے ہیں تاکہ فائدہ عام کے لئے درج اخبار کر دئے جائیں۔

"آج قریب ساڑھے بارہ بجے دن کے جب میں رخصت ہونے لگا تو میں نے پوچھا حضور کا دل کس چیز کو چاہتا ہے؟ آپ نے بجواب فرمایا کہ میرا دل یہی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پھر فرمایا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم فرمانبردار رہو۔ اختلاف نہ کرو۔ جھگڑا نہ کرنا۔ ۔ پھر فرمایا خبردار جھگڑا نہ کرنا۔ تفرقہ نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے گا۔ اور اس میں تمہاری عزت اور طاقت باقی رہے گی نہیں تو کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ پھر فرمایا کہ اگر میں نے کبھی کسی کو حکم دیا ہے تو اپنی دلی طمع سے حکم نہیں دیا۔ خدا کا حکم سمجھ کر دیا ہے۔ ۔ خاکسار مرزا یعقوب بیگ"

(بدر ۲۶ر جنوری ۱۹۱۱ء صد ۱ و ۲)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی ایک پیشگوئی کا پورا ہونا

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا الفاظ اپنی جامعیت کے علاوہ ایک زبردست پیشگوئی پر مشتمل ہیں جس میں آپ نے غیر مبہم الفاظ میں قبل از وقت بتا دیا ہے کہ اگر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء (جن میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی شامل تھے) اپنی ریشہ دوانیوں سے باز آ گئے تو وہ عزت وجاہت اور قوت جو ان کو جماعت میں حاصل تھی برقرار رہے گی لیکن اگر انہوں نے جماعت میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کی اور جھگڑا کیا تو پھر کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ نہ عزت رہے گی نہ جماعت میں ان کو کوئی قوت حاصل رہے گی۔ چنانچہ بعد کے واقعات نے پورے طور پر ثابت کر دیا۔ کہ ان لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی نصیحت پر عمل نہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت میں ایک خطرناک تفرقہ پیدا ہوا۔ جس کی بنیاد مولوی محمد علی صاحب کا وہ "ضروری اعلان" تھا جو حضرت خلیفۃ المسیح اول کی وفات کے موقعہ پر انہوں نے شائع کیا۔ نتیجہ کیا ہوا؟ وہی جو خدا کے مقرر کردہ خلیفہ نور الدین اعظم نے اپنی بصیرت کی آنکھوں سے کئی سال قبل دیکھ کر بیان کر دیا تھا کہ ان لوگوں کا جو اثر اور رسوخ۔ ان کی جو قوت و عزت جماعت میں تھی۔ وہ سب کی سب خاک میں مل گئی۔ نہ وہ اقتدار رہا اور نہ ان کا وہ قبضہ ہی باقی رہا جو ان کو صدر انجمن کے تمام شعبوں پر حاصل تھا۔ اور آخر کار وہ اپنی تمام عزت و طاقت سے عاری ہو کر دارالامان قادیان سے عازم لاہور ہوئے۔ اور اس طریق سے حضرت مسیح موعود کا وہ الہام پورا ہوا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا۔ کہ یزیدی فطرت لوگ قادیان سے نکالے جائیں گے۔ (اخرج منہ الیزیدیون)

انجمن کا روپیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول کی تقریر

مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کی ریشہ دوانیوں کا علم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اس تقریر سے بھی ہوتا ہے جو آپ نے جنوری ۱۹۱۲ء میں فرمائی۔ جس میں آپ نے فرمایا۔

"میں اس مسجد میں قرآن ہاتھ میں لے کر اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مجھے پیر بننے کی خواہش ہرگز نہیں۔ اور نہ تھی۔ اور قطعاً خواہش نہ تھی۔ خدا تعالیٰ کے منشا کو کون جان سکتا ہے۔ اس نے جو چاہا کیا۔ تم سب کو پکڑ کر میرے ہاتھ پر جمع کر دیا۔ اور اس نے آپ نہ تم میں سے کسی نے مجھے خلافت کا کرتہ پہنا دیا۔ میں اس کی عزت اور ادب کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ باوجود اس کے میں تمہارے مال اور تمہاری کسی بات کا بھی روادار نہیں اور میرے دل میں اتنی بھی خواہش نہیں کہ کوئی مجھے سلام کرتا ہے یا نہیں۔ تمہارا مال جو میرے پاس نذر کے رنگ میں آتا تھا۔ اس سے پہلے اپریل تک میں اسے مولوی محمد علی کو دیدیا کرتا تھا مگر کسی کو غلطی میں ڈالا اور کہا کہ یہ ہمارا روپیہ ہے۔ اور ہم اس کے محافظ ہیں۔ تب میں نے محض خدا کی رضا کے لئے اس روپیہ کو دینا بند کر دیا کہ میں دیکھوں یہ کیا کرتے ہیں۔ ایسا کہنے والے نے غلطی کی۔ نہیں بے ادبی کی۔ اسے چاہیئے کہ وہ توبہ کرے اب بھی توبہ کر لیں۔ ایسے لوگ اگر توبہ نہ کرینگے تو ان کے لئے اچھا نہیں ہو گا۔ تم اب اس حبل اللہ کو مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا کی رسی ہے جس نے تمہارے متفرق اجزا کو اکٹھا کر دیا۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔ تم خوب یاد رکھو کہ معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں۔ ۔ ۔ پس مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خود اس نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی اسلئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہو گا تو وہ مجھے موت دیدیگا۔ تم اس معاملہ کو خدا کے حوالے کر دو۔ تم معزولی کی طاقت نہیں رکھتے۔ میں تم میں سے کسی کا بھی شکر گذار نہیں ہوں۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے۔ کہ ہم نے خلیفہ بنایا ہے۔ مجھے یہ لفظ بھی دکھ دیتا ہے۔ کہ

جو کسی نے کہا کہ یہ پارلیمنٹوں کا زمانہ ہے دستوری حکومت ہے۔ایران اور پرتگال میں بھی دستوری ہو گئی ہے۔ٹرکی میں پارلیمنٹ چل گیا ہے۔میں کہتا ہوں وہ توبہ کریں۔جو اس سلسلہ کو پارلیمنٹ اور دستوری سمجھتا ہے۔"

(الحکم ۲۱ر جنوری ۱۹۱۲ء صفحہ ۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوب اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی ان تقاریر کو سامنے رکھ کر کون یہ خیال کر سکتا ہے۔کہ نبوت یا خلافتِ اولیٰ کے زمانہ میں امامِ وقت کے خلاف اس قسم کی ریشہ دوانیاں کرنے والے لوگ ان برکات اور فضائل میں شریک سمجھے جا سکتے ہیں۔جن کا تعلق خلافتِ الٰہی سے وابستگی کے ساتھ ہے۔پس یہ حقیقت ہے۔کہ منکرین خلافت ثانیہ جہاں خلافتِ حضرت محمود کی برکات سے بے نصیب ہیں۔وہاں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کی برکات سے بھی محروم رہے۔

علاوہ ازیں یہ سمجھنا بھی بہت سہل ہے۔کہ جب ان لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے ہاتھ پر عہد بیعت کرنے کے باوجود ان کے ساتھ یہ سلوک روا رکھا۔تو خلافت ثانیہ کے زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ساتھ جس رنگ سے انہوں نے معاندت کی اس پر کیا شکوہ ہو سکتا ہے۔جیسا کہ خود سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ نے انہی منکرین خلافت کو مخاطب کر کے فرمایا ہے ؎

مجھ کو کیا تم سے گلہ ہو کہ مرے دشمن ہو
جب یونہی کرتے چلے آئے ہو تم پیر دل سے!

مؤذن کی ضرورت

جماعت احمدیہ بنارس کو ایک ایسے مخلص مؤذن کی ضرورت ہے۔جو کہ بچوں کو اردو اور قرآن کریم بھی پڑھا سکے۔تنخواہ چھ روپے اور بچوں کی پڑھائی کی تنخواہ علیحدہ دی جائیگی خواہشمند احباب جلد از جلد خط و کتابت کریں۔خاکسار ناصر الدین عبد اللہ شاستری پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بنارس [illegible]

حضرت مسیح موعودؑ کے مُقابلہ میں آپ کے معاندین کی نامرادی

قرآن کریم سے ثابت ہے۔کہ خدا تعالےٰ اپنے ماموروں۔مرسلوں اور نبیوں کے معاندین اور مخالفین کو ضرور ہلاک کرتا ہے۔اور اپنے پیارے بندوں کے راستہ سے ان کے دشمنوں کو ہٹا کر دوسروں کے لئے عبرت کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔یہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے جس کی تصدیق قرآن کریم کی آیات سے ہوتی ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ولقد استھزئ برسلٍ من قبلك فحاق بالذین سخروا منھم ما کانوا بہ یستھزءون قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین (انعام رکوع ۲)

یعنی اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔کہ یہ کفار مکہ صرف تیرے ساتھ ہی یہ معاملہ نہیں کر رہے۔بلکہ تجھ سے پہلے جو رسول گذرے ہیں۔ان کے ساتھ بھی ان کے مخالفین کی طرف سے ہنسی اور ٹھٹھا کیا گیا۔مگر آخر ہماری قہری تجلی نے ان کو بھسم کر دیا۔ان کو ان ہی چیزوں نے گھیر لیا۔جن سے وہ ہنسی اور ٹھٹھا کرتے تھے۔تو اپنے ان مخالفین سے کہدے اور ہماری سنت سے ان کو اطلاع دیدے کہ جاؤ زمین میں پھرو۔اور تمام جہان چھان مارو۔پھر بتاؤ پہلے نبیوں کے جھٹلانے والے تمہارے بھائیوں کا انجام کیا ہوا۔یعنی اگر وہ سب ہلاک ہو گئے اور ان کا کوئی نام لیوا نہ رہا۔تو تم ان سے عبرت حاصل کرو۔

چونکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین نے اس کی پرواہ نہ کی۔کہ ان کے بھائیوں کا کیا حال ہو چکا ہے۔اور حضور کی بدستور مخالفت کرتے رہے۔آخر نتیجہ یہ ہوا۔کہ وہ سب کے سب عذاب الٰہی کے ذریعے کچلے گئے۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے ایسی شاندار کامیابی بخشی جس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔حضور سے پہلے انبیاء کے دشمنوں کے متعلق دیکھا جائے۔تو وہ بھی خدا تعالےٰ کی اسی سنت کا شکار نظر آتے ہیں۔

پس یہ ایک واضح حقیقت ہے۔کہ منکرین انبیاء کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔بلکہ ناکام و نامراد رہتے ہیں۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ فرمایا اس وقت تین بڑی بڑی قومیں ایسی تھیں جو حضور کے دعوے کو سنکر اور اپنے عقائد کی جڑیں کھوکھلی ہوتی دیکھ کر حضور کے درپئے آزار ہو گئیں۔اور وہ عیسائی مسلمان اور آریہ تھے۔ان تینوں اقوام میں جس جس نے حضور کے خلاف سر اٹھایا۔منہ کی کھائی۔اور ہلاک ہوا۔

۱۔سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے رشتہ داروں میں سے احمد بیگ اور اس کے اقارب نے حضور کی مخالفت کی۔اور اسی عداوت نے ان کو یہاں تک پہنچایا۔کہ وہ نہ صرف اپنے آبائی مذہب اسلام سے برگشتہ ہوئے بلکہ اللہ تعالےٰ کی ہستی کے بھی منکر ہو گئے۔اور طرح طرح کی منصوبہ بازیاں کرنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا۔کہ خدا تعالےٰ نے اتمام حجت کے بعد ایک پیشگوئی کے ذریعے ان سب کو ختم کر دیا۔

۲۔پھر خارجی دشمنوں میں سے ایک شخص ڈپٹی عبد اللہ آتھم عیسائی نے اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر انتہائی ناپاک حملے کئے جس کی بناء پر وہ ایک مشروط پیشگوئی کے ذریعے حضور کی زندگی ہی میں ہلاک ہوا اور حضور کی صداقت کو واضح کر گیا۔

۳۔اسی طرح لیکھرام آریہ نے بھی اسلام اور حضور علیہ السلام کے خلاف انتہائی شور مچایا۔حضور کے مقابل پر آکر اس نے قرآن کریم کی تعلیم کو غلط اور جھوٹا قرار دیتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے جھوٹے اور سچے میں فیصلہ چاہا جس کی بنا پر وہ حضور کی زندگی میں ہی مطابق پیشگوئی ۶ر مارچ ۱۸۹۷ء خارق عادت طور پر ہلاک ہو گیا۔

۴۔ایک اور شخص ڈوئی نامی نے امریکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر مسیح ہونے کا دعوےٰ کیا اور حضور کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے اپنے آپ کو سچا مسیح ظاہر کرنے لگا۔جس کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سے مباہلہ کیا۔اور وہ حضور علیہ السلام کی زندگی میں ہی بہت ذلت اور رسوائی کی حالت میں راہی ملک عدم ہوا۔

۵۔جموں کا رہنے والا ایک شخص چراغ دین نامی جو پہلے حضور کی بیعت میں داخل ہوا۔لیکن پھر مرتد ہو گیا۔اور اپنے آپ کو مرسل ظاہر کرتے ہوئے کہنے لگا۔میں مرزا صاحب کے مٹانے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔لیکن خود ہی معہ اپنی اولاد کے طاعون کا شکار ہو گیا۔

۶۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علماء امت کی بدزبانی اور ہٹ دھرمی کو دیکھ کر اکثر مولویوں کے نام درج کر کے ان سے مباہلہ کی درخواست کی۔جس کی بناء پر جس جس مولوی نے حضور کے مقابل پر مباہلہ کے طور پر بددعا کی وہ حضور کی زندگی میں ہی لقمہ اجل بن گیا۔چنانچہ ان میں سے مولوی اسمٰعیل علیگڈھی رشید احمد

گنگوہی۔ شاہدین لدھیانوی۔ مولوی عبدالعزیز عبداللہ لدھیانوی۔ محی الدین لکھوکے غلام دستگیر قصوری۔ حافظ محمد الدین۔ رسل بابا امرتسری۔ فقیر مرزا عبدالمجید دہلوی۔ سعداللہ لدھیانوی۔ عبدالقادر پنڈوری والا ضلع گورداسپور۔ مولوی نور احمد مولوی نور محمد۔ مولوی زین العابدین۔ فضل داد خاں مولوی اصغر علی۔ قاضی فیض اللہ۔ الہی بخش اکونٹنٹ۔ حافظ سلطان۔ حکیم محمد شفیع۔ مولوی محمد بخش۔ مولوی محمد حسین۔ مولوی ابوالحسن مولوی کریم شاہ۔ وغیرہم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

۷۔ پھر محمد حسین بھین والے نے فصیح عربی لکھنے میں حضور کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس خواہش کو پورا کرنے سے پہلے ہی ہلاک ہو گیا۔ اسی طرح غیر مسلموں میں سے سوم راج۔ اچھر چند۔ بھگت رام ان تینوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف قادیان سے ایک اخبار جاری کیا۔ اور سخت بدزبانی شروع کی۔ لیکن حضور کی پیشگوئی کے مطابق تینوں طاعون سے مرے۔ اسی طرح مرزا سردار بیگ حضور کا ایک مخالف اور شیخ المشائخ نذیر حسین دہلوی بھی جس نے حضور پر سب سے پہلے کفر کا فتوے لگایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے ماتحت حضور کی زندگی میں ہی اس جہان سے گذر گیا۔

یہ سب لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت پر کمربستہ تھے۔ اور ہر قسم کی ایذارسانی کی کوششیں کرتے تھے۔ سنت اللہ کے مطابق حضور علیہ السلام کی زندگی میں ہی موت کا شکار ہو گئے۔

اگر یہ مثالیں جمع کی جائیں تو شاید ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد تک پہنچ جائیں کیونکہ ہزاروں آدمیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل سے عاجز آ کر اور ضد میں گرفتار ہو کر حضور کے خلاف بددعائیں کیں۔ اور وہ خدا تعالےٰ کی گرفت میں آ گئے جن لوگوں نے یہ کہا۔ کہ خدا تعالےٰ جھوٹے کو سچے کی زندگی میں تباہ کرے ان کو اللہ تعالےٰ نے ان کی زندگی میں ہی ہلاک کر دیا۔ اور جن لوگوں نے کہا۔ کہ جھوٹے کا سچے کی زندگی میں ہلاک ہونا کوئی چیز نہیں۔ بلکہ جھوٹے کو لمبی مہلت ملتی ہے۔ اور حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے۔ جیسے مسیلمہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مرا ان کو اللہ تعالیٰ نے مہلت دی۔ اور ان کو مسیلمہ کذاب کا مثیل ثابت کیا۔

غرض اللہ تعالےٰ نے آپ کے دشمنوں کو ہر رنگ میں ہلاک اور ذلیل کیا۔ کسی کو ابوجہل کا مثیل ٹھہرایا۔ اور کسی کو مسیلمہ کذاب کا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دشمنوں کا قرآنی معیار کے مطابق ہلاک و ذلیل ہونا اور حضور کی جماعت کا دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتے جانا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ یہ سب سامان خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔

ہر وہ شخص جو تعصب اور بدگمانی سے خالی ہو کر اس نشان پر غور کرے۔ وہ اس امر کے ماننے پر مجبور ہو گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالےٰ کے سچے مامور اور اس کے پیارے بندے تھے۔ ان فی ذالک لاٰیۃ لاولی الالباب۔

محمد صدیق مولوی فاضل جامعہ از امرتسر

ماتحت عدالتوں کو عدالت عالیہ کا حکم
وکلاء کے کلرکوں کی فہرستیں حاصل کرو

لاہور یکم فروری۔ ہائیکورٹ لاہور کے رجسٹرار نے تمام ماتحت عدالتوں میں کام کرنیوالے وکلاء اور ایڈووکیٹ صاحبان کے نام اس مطلب کا ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ ان کے پاس جو منشی یا کلرک بطور ملازم کام کرتے ہیں۔ وہ ان کے نام ولدیت اور سابقہ تجربہ کے متعلق اپنی مقامی بار ایسوسی ایشن کو مطلع کریں۔ اور یہ دیکھیں کہ آیا کوئی منشی کسی فوجداری جرم (فریب دہی۔ ڈاکہ زنی۔ چوری یا اغوا) کے سلسلے میں سزایاب تو نہیں ہو چکا ہے۔ اور اگر کسی وکیل کے پاس ایسا آدمی ملازم ہو تو اسے فوراً برطرف کرنا پڑیگا۔ علاوہ بریں کوئی وکیل دو سے زیادہ منشی نہیں رکھ سکیگا۔ اور جو ٹاؤٹ سادہ لوح موکلوں کو پھنساتے ہوئے پکڑے جائینگے یا جن کے خلاف دلالی کرنے کے متعلق رپورٹ کی جائے گی معہ گرفتار

تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوان جلد متوجہ ہوں
کارخانوں اور کاروباری فرموں کو ملازموں کی ضرورت

لاہور۔ یکم فروری۔ محکمہ اطلاعات پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے۔

حکومت پنجاب نے اگست ۱۹۳۶ء میں محکمہ صنعت و حرفت پنجاب کی زیر نگرانی ایک ایمپلائمنٹ بیورو قائم کیا تھا۔ جس سے یہ مقصود تھا۔ کہ مالکان کارخانجات اور بے روزگاروں کے مابین ربط و ضبط پیدا کیا جائے۔ اور گریجویٹوں اور انٹرمیڈیٹ کالجوں۔ ثانوی مدارس اور صنعتی اور حرفتی سکولوں اور اداروں کے فارغ التحصیل طلباء میں بے روزگاری کے متعلق اعداد و شمار فراہم کئے جائیں۔

اس بیورو کے قیام کے متعلق مقامی اخباروں میں ایک سرکاری اعلان کی اشاعت کے ذریعہ اطلاع عام دی گئی تھی۔ اور صوبہ بھر کے بیروزگاروں کو مدعو کیا گیا تھا۔ کہ وہ اپنے نام درج رجسٹر کرانے کی غرض سے درخواستیں ارسال کریں۔ اگرچہ اس اعلان کے جواب میں بے روزگاروں نے تھوڑی تعداد میں درخواستیں بھیجی ہیں۔ لیکن پنجاب کے کارخانوں اور دیگر بڑی بڑی کاروباری فرموں کے مالکوں نے ٹیکنیکل اور کلریکل آسامیوں کو پر کرنے سے پیشتر اپنی ضروریات کے متعلق اکثر و بیشتر صورتوں میں بیورو کو مطلع کرنا شروع کر دیا ہے۔ بیورو سے جن مختلف اسامیوں کو موزوں اشخاص کے ذریعہ پر کرنے کیلئے کہا گیا ہے۔ ان کا اندازہ مندرجہ ذیل فہرست سے لگایا جا سکتا ہے۔

(۱) میکینیکل انجنیئر (۲) الیکٹریکل انجنیئر (۳) میکینیک (۴) فٹر (۵) ٹرنر (۶) لوہار (۷) ساچن اور رولر پین فٹر (۸) سٹیم آئل انجن ڈرائیور (۹) الیکٹریشن (۱۰) فائرمین (۱۱) مختلف مشینوں کے واسطے آپریٹر (۱۲) آئل ایکسپیلر مین (۱۳) ٹیننگ مین۔ (۱۴) سگریٹ فیکٹریوں کے لئے آپریٹر۔ (۱۵) سگریٹ فیکٹریوں کے لئے کٹر ٹیسٹر اور تمباکو ملانے والے۔ (۱۶) بڑھئی۔ (۱۷) سیل ایجنٹ (۱۸) کلرک (۱۹) ٹائپسٹ (۲۰) سٹینوگرافر (۲۱) آڈیٹر۔ (۲۲) اکاونٹنٹ وغیرہ

رجسٹر میں ایسے آدمیوں کی تعداد جو ٹیکنیکل

جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء پر بیعت کرنیوالوں کی فہرست

خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی زمانہ میں کوئی مامور و مرسل ایسا نہیں آیا جس کی ظلمت کے فرزندوں اور تاریکی کے دلدادوں نے مخالفت نہ کی ہو۔ اور تو اور سید ولد آدم فخر موجودات سرور دو عالم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے دنیا کو کامل طور پر اپنا جلوہ دکھایا۔ اور جن کا خدانمائی میں ثانی نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ ان کی بھی باطل پرستوں نے سخت مخالفت کی۔ اور آپ کے خلاف انتہائی زور لگایا۔ مگر باوجود اس کے سعید الفطرت لوگوں کو وہ روک نہ سکے۔ اور ہر وہ شخص جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو قبول کیا۔ جہاں آپ کی قوت قدسی اور کامیابی کا نشان بنا۔ وہاں آپ کے مخالفین کی شکست کا ثبوت ٹھہرا۔ اسی طرح موجودہ زمانہ میں ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے اسلام کے حقیقی پیرؤوں میں داخل ہو رہا ہے۔ وہ آپ کی صداقت کا نشان اور آپ کے مخالفین کی ناکامی و نامرادی کا ثبوت پیش کر رہا ہے کیونکہ سنت اللہ کے مطابق آپ کی بھی بے انتہا مخالفت کی جا رہی ہے۔ مخالفین آپ کے خلاف ناخنوں تک کا زور لگا رہے ہیں۔ اور سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کوئی فرد بشر آپ کا نام تک نہ لے۔ ان حالات میں ہر وہ شخص جو آپ کو قبول کرتا اور آپ کی جماعت میں داخل ہوتا ہے۔ وہ ان تمام مورچوں کو فتح کر کے اور ان تمام خندقوں کو عبور کر کے آتا ہے۔ جو معاندین نے احمدیت سے روکنے کے لئے بنا رکھی ہیں۔ اور تمام مخالفین کو شکست فاش دے کر اور تمام دشمنوں پر غلبہ حاصل کر کے منزل مقصود تک پہنچتا ہے۔

آج کل مخالفین جماعت احمدیہ کے خلاف جس قدر زور لگا رہے ہیں۔ ایک طرف اسے دیکھئے۔ اور دوسری طرف اس فہرست پر نظر ڈالئے۔ جو اسی صفحہ پر درج ہے اور پھر بتائیے۔ کہ ہر ایک نام جو اس میں درج ہے۔ احمدیت کی نمایاں فتح کا ثبوت ہے۔ یا نہیں۔ یقیناً ہے۔

۲۴۷ رمضان صاحب ضلع لاہور

۲۴۸ پیر دلی صاحب جموں

۲۴۹ نصیر احمد صاحب ،،

۲۵۰ محمد الدین صاحب ،،

۲۵۱ مہر دین صاحب ضلع ہوشیارپور

۲۵۲ عبد الحمید صاحب ،، جالندھر

۲۵۳ عبد الجبار صاحب ،، ،،

۲۵۴ عبد اللہ صاحب جموں

۲۵۵ عمر دین صاحب ضلع ہوشیارپور

۲۵۶ یعقوب خان صاحب ،، ،،

۲۵۷ نور الٰہی صاحب ،، ،،

۲۵۸ علی محمد خان صاحب ،، ،،

۲۵۹ طفیل محمد صاحب ،، ،،

۲۶۰ محمد عبد العزیز صاحب ،، ،،

۲۶۱ غلام محمد صاحب ،، شیخوپورہ

۲۶۲ محمد علی صاحب ،، ،،

۲۶۳ چنن دین صاحب ،، ،،

۲۶۴ غلام قادر صاحب ،، سیالکوٹ

۲۶۵ اللہ دتا صاحب ،، ،،

۲۶۶ فضل احمد صاحب ،، ،،

۲۶۷ خواجہ عبد الحمید صاحب ،، ڈیرہ دون

۲۶۸ مبشر احمد صاحب ،، منٹگمری

۲۶۹ محمد افضل صاحب ،، ،،

۲۷۰ عمر الدین صاحب ،، گورداسپور

۲۷۱ اسمٰعیل صاحب ،، ،،

۲۷۲ محمد شریف صاحب ،، ،،

۲۷۳ محمد حسین صاحب ،، گجرات

۲۷۴ فتح محمد صاحب ،، سرگودھا

۲۷۵ احمد عبد القدیر صاحب دکن

۲۷۶ رحمت اللہ صاحب ضلع سیالکوٹ

۲۷۷ احمد خان صاحب ،، شاہپور

۲۷۸ نور محمد صاحب ،،

۲۷۹ مرزا غلام مصطفیٰ صاحب ،، گورداسپور

۲۸۰ محمد بخش صاحب ،، ،،

۲۸۱ عنایت خان صاحب ،، ،،

۲۸۲ نواب بیگ صاحب ،، گجرات

۲۸۳ اللہ دتا صاحب جموں

۲۸۴ رشید احمد صاحب ضلع جہلم

۲۸۵ عبد الواحد صاحب ،، گورداسپور

۲۸۶ نعمت بی بی صاحبہ پٹیالہ

۲۸۷ غلام محمد صاحب ضلع گورداسپور

۲۸۸ نذیر احمد صاحب ریاسی

۲۸۹ دولت [illegible] صاحب ضلع امرتسر

۲۹۰ محمد جمیل صاحب ضلع گورداسپور

۲۹۱ عبد الغفور صاحب ،، لدھیانہ

۲۹۲ غلام محمد صاحب ،، گجرات

۲۹۳ برکت بی بی صاحبہ ،، ،،

۲۹۴ ممتاز بیگم صاحبہ ،، گورداسپور

۲۹۵ خان زادہ صاحبہ کابل

۲۹۶ بیگم بی بی صاحبہ ضلع گوجرانوالہ

۲۹۷ صاحب خاتون صاحبہ ،، شاہپور

۲۹۸ سردار بی بی صاحبہ ،، جہلم

۲۹۹ سردارا صاحب ،، حافظ آباد

۳۰۰ برکت بی بی صاحبہ ضلع شیخوپورہ

۳۰۱ عبد القیوم صاحب ،، جہلم

۳۰۲ ام کلثوم صاحبہ ،، ،،

۳۰۳ ارشاد صاحب ،، ،،

۳۰۴ سردار بی بی صاحبہ ضلع جہلم

۳۰۵ نذیر بیگم صاحبہ ،، سیالکوٹ

۳۰۶ اللہ رکھی صاحبہ ،، ،،

۳۰۷ سردار بی بی صاحبہ ،، گورداسپور

۳۰۸ سردار بیگم صاحبہ ،، گوجرانوالہ

۳۰۹ امۃ العزیز صاحبہ ،، ،،

۳۱۰ امۃ الرحیم صاحبہ ،، ،،

۳۱۱ چراغ بی بی صاحبہ ،، ،،

۳۱۲ محمد بوٹا صاحب ،، ،،

۳۱۳ سردار بی بی صاحبہ ،، گورداسپور

۳۱۴ اللہ داد صاحب ضلع امرتسر

۳۱۵ سردار بی بی صاحبہ ،، گورداسپور

۳۱۶ مبارک بی بی صاحبہ ،، ،،

۳۱۷ محمد حیات خان صاحب بہاولنگر

۳۱۸ اللہ رکھا صاحب ضلع سیالکوٹ

۳۱۹ مہر دین صاحب ،، ،،

۳۲۰ عبد الغنی صاحب ،، گورداسپور

۳۲۱ مرزا مقبول احمد صاحب ،، ،،

۳۲۲ علی محمد صاحب پٹیالہ

۳۲۳ جمال الدین صاحب ضلع گورداسپور

۳۲۴ انوار احمد صاحب پٹیالہ

۳۲۵ فضل الدین صاحب ضلع جالندھر

۳۲۶ ممتاز احمد صاحب ضلع لائلپور

۳۲۷ محمد رمضان صاحب ،، سیالکوٹ

۳۲۸ مولا بخش صاحب ،، گورداسپور

۳۲۹ خواجہ ذکی ،، سیالکوٹ

۳۳۰ مثقال علی صاحب ،، سرگودھا

۳۳۱ بی بی صاحبہ ،، لائلپور

۳۳۲ مریم صاحبہ ،، گوجرانوالہ

۳۳۳ حاکم بی بی صاحبہ ،، لائلپور

۳۳۴ اللہ رکھی صاحبہ ،، سیالکوٹ

۳۳۵ محمد بی بی صاحبہ ،، گورداسپور

۳۳۶ امۃ الرشید صاحبہ ،، ،،

۳۳۷ حیات بیگم صاحبہ ،، سرگودھا

۳۳۸ سالم بی بی صاحبہ ،، گورداسپور

۳۳۹ فاطمہ صاحبہ ،، گجرات

۳۴۰ رحمتے صاحبہ ،، گورداسپور

۳۴۱ بی بی صاحبہ ،، گجرات

۳۴۲ محمد بی بی صاحبہ ،، ،،

۳۴۳ حمزی بی بی صاحبہ ،، ،،

۳۴۴ برکت بی بی صاحبہ ،، سیالکوٹ

۳۴۵ ریشم بی بی صاحبہ ،، ،،

۳۴۶ عائشہ بیگم صاحبہ ،، ،،

۳۴۷ امۃ الحمید بیگم صاحبہ ،، گوجرانوالہ

۳۴۸ زینب بی بی صاحبہ ،، گورداسپور

۳۴۹ سرداراں صاحبہ ،، گجرات

۳۵۰ سرداراں صاحبہ ،، گوجرانوالہ

۳۵۱ زینب بی بی صاحبہ ،، جالندھر

۳۵۲ مہر بی بی صاحبہ ،، گوجرانوالہ

۳۵۳ حسین بی بی صاحبہ ،، ،،

۳۵۴ غلام فاطمہ صاحبہ ،، سرگودھا

۳۵۵ حیات بی بی صاحبہ ،، منٹگمری

۳۵۶ حیات بی بی صاحبہ ،، گوجرانوالہ

۳۵۷ عالم بی بی صاحبہ ،، ،،

۳۵۸ بیگم بی بی صاحبہ ،، سیالکوٹ

۳۵۹ حسین بی بی سامانہ

۳۶۰ امۃ الحمید صاحبہ ضلع شاہپور (زنانی)

مسٹر مظہر علی کی چٹھی کے متعلق "انقلاب" کی تصدیق

مسٹر مظہر علی کی جس چٹھی کا عکس ایک گزشتہ پرچہ میں دیا جا چکا ہے۔ اسے اخبار "انقلاب" نے شائع کرنیکے بعد لکھا۔

چودھری افضل حق صاحب کے نام مولوی مظہر علی اظہر کی جو چٹھی "انقلاب" میں شائع کی گئی تھی۔ اس کے متعلق مولوی صاحب موصوف نے کہا ہے۔ کہ وہ جعلی ہے۔ اور آپ نے ایک بیان میں تاریخوں پر بحث کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ چٹھی پر جو تاریخ درج ہے۔ اس تاریخ پر وہ گورداسپور میں نہ تھے۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ تاریخوں کے جھگڑے میں پڑنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ جعلی اور اصلی کا فیصلہ مقدم ہے۔ اس چٹھی کو کامریڈ محمد حسین (امرتسر) نے پوسٹر کی شکل میں شائع کیا تھا۔ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں اس چٹھی کو مولانا کفایت اللہ مولانا احمد سعید مولانا شوکت علی اور مولانا ابوالکلام کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور انہی کو منصف قرار دیتا ہوں۔ وہ مولوی مظہر علی اظہر کی تحریر سے اس چٹھی کی تحریر کو ملا کر دیکھ لیں۔ اور قوم کو بتا دیں۔ کہ آیا یہ چٹھی ان کے نزدیک اصلی ہے۔ یا جعلی اس کے علاوہ میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔ کہ حکومت کے اکسپرٹ سے استصواب کر لیا جائے۔ اور وہ فیصلہ کر دے کہ غدار کون ہے۔

یوں تو اس چٹھی کے اندراجات اور اس کی شانِ خط ہی سے ان لوگوں کو جنہوں نے مولوی مظہر علی کا خط دیکھا ہے) یہ اطمینان ہو چکا ہے۔ کہ وہ چٹھی حقیقۃً مولوی صاحب موصوف ہی کی لکھی ہوئی ہے لیکن بزرگان احرار کو مزید اطمینان کیلئے کامریڈ صاحب کا چیلنج قبول کر لینا چاہئیے اور چند غیر جانبدار بزرگان قوم کو منصف تسلیم کر کے اس چٹھی کے اصلی و جعلی ہونیکا فیصلہ لے لینا چاہئیے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو یکم فروری۔ مقدمہ سازش کے ان تیرہ ملزموں کو جنہیں سزائے موت کا حکم دیا گیا تھا۔ آج گولی کا نشانہ بنا دیا گیا

حافظ آباد یکم فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل تقریباً آدھی رات کے وقت حافظ آباد منڈی میں روئی کے ایک کارخانے کو اچانک آگ لگ گئی جس کے نتیجہ میں روئی کا ذخیرہ جل گیا۔ تقریباً ایک لاکھ روپے کی روئی اور دیگر سامان جل کر راکھ ہو گیا۔ ۸ بارکیں۔ منشی خانے اور دیگر کمرے بھی جل گئے۔ کارخانہ بیمہ شدہ تھا۔ ابھی تک آتشزدگی کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ حکام تحقیقات کر رہے ہیں۔

نئی دہلی یکم فروری۔ چاندنی چوک میں آج صبح ۶ بجے کے قریب کپڑے کی ۳۲ دکانوں کو آگ لگ گئی۔ آتشزدگی کی وجہ نامعلوم ہے۔ فائر بریگیڈ تین گھنٹہ تک آگ کے شعلوں پر قابو پانے کی کوشش کرتا رہا۔ بڑی مشکل سے آگ پر قابو پایا جا سکا۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ لگایا جاتا ہے۔ یہ دوکانیں بیمہ شدہ تھیں

لنڈن یکم فروری۔ "ڈیلی ہیرلڈ" رقمطراز ہے۔ کہ جمہوریہ ترکیہ عنقریب موصل کی واپسی کا مطالبہ کرنے والی ہے۔ موصل کی واپسی کے متعلق تمام کاغذات مکمل ہو چکے ہیں۔ اور بہت جلد ان کاغذات کو جمعیتہ اقوام کے سامنے پیش کر دیا جائے گا" ڈیلی ہیرلڈ" کا نامہ نگار اس مسئلہ پر مزید روشنی ڈالتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ حکومت ترکیہ عراق اور ترکی کی سرحد پر آزاد کردی حکومت قائم کرنا چاہتی ہے۔

نیویارک یکم فروری۔ وادی اوہیو میں مزید بارش کی توقع ہے مصیبت زدہ لوگ سیلاب کے خطرہ کے پیش نظر فوج کو بند مستحکم کرنے میں امداد دے رہے ہیں سردی کی شدت نے ان کے مصائب میں اضافہ کر دیا ہے۔ لاکھوں اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔

کلکتہ یکم فروری۔ معلوم ہؤا ہے کہ مسٹر ایچ ایس سہروردی نے جو کہ دو مختلف حلقہ ہائے انتخاب سے بنگال اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ کلکتہ مشرقی حلقہ سے اپنی نشست خالی کر دینگے اس سلسلہ میں معلوم ہؤا ہے۔ کہ بنگال کونسل کے موجودہ ممبر سر ناظم الدین کو جنہیں مسٹر اے کے فضل الحق نے نواکھلی کے حلقہ نیابت سے شکست دی تھی۔ مسلم لیگ کی طرف سے پھر نامزد کیا جا رہا ہے۔ تاکہ وہ ضمنی انتخابات میں حصہ لے سکیں۔

پشاور یکم فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جنوبی نوشہرہ کے حلقہ انتخاب کے پولنگ میں پریذائیڈنگ آفیسر کی بے ضابطگی کی وجہ سے ہنگامہ بپا ہو گیا۔ کانگرسی امیدوار کی شکایت پر آفیسر مذکور کو تبدیل کر دیا گیا۔

نئی دہلی یکم فروری۔ آج اسمبلی میں صدر نے اعلان کیا۔ کہ اسمبلی کے حسب ذیل پروگرام کے لئے گورنر جنرل نے منظوری دیدی ہے۔ ریلوے بجٹ ۱۶ فروری کو پیش ہو گا۔ اس پر عام بحث ۱۹ فروری کو ہو گی۔ اور مطالبات زر ۲۳، ۲۴، ۲۵، اور ۲۶ فروری کو پیش کئے جائینگے

نئی دہلی یکم فروری۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں سر این این سرکار نے سوالات دریافت کرنے کے متعلق قواعد میں ترمیم کی تجویز پیش کی اور کہا کہ اس ترمیم کی ضرورت اس لئے پیدا ہوئی۔ کہ اجلاس کا بیشتر حصہ زبانی سوالوں کی نذر ہو جاتا ہے اس لئے اس کا سد باب کرنے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ زبانی سوالات دریافت کرنے کی تعداد مقرر کر دی جائے۔ مسٹر آصف علی نے ترمیم پیش کی۔ کہ اس تحریک پر غور ۲۳ فروری کے بعد کیا جائے اس سلسلہ میں سر این این سرکار اور مسٹر آصف علی میں دلچسپ نوک جھونک ہوئی۔ آخر میں سر کاؤس جی جہانگیر نے تحریک پیش کی۔ کہ یہ تحریک ایک کمیٹی کے سپرد کر دی جائے چنانچہ ہاؤس نے یہ تحریک منظور کر لی اس کے بعد دیگر بل پیش ہوئے۔

ناگپور یکم فروری۔ معلوم ہؤا ہے کہ سر مانک جی دادابھائی کو گورنر جنرل نے کونسل آف سٹیٹ کا پھر پریذیڈنٹ مقرر کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں عنقریب دہلی سے ایک اعلان جاری کیا جائے گا۔

لنڈن یکم فروری۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سابق شاہ ایڈورڈ کے الاؤنس کا سوال جب پارلیمنٹ میں پیش ہو گا۔ تو حزب العمال اسے منظور نہیں کریگا۔ چنانچہ شاہ جارج اپنی جیب سے انہیں الاؤنس دیا کریں گے۔

احمد آباد یکم فروری۔ گذشتہ شب مسلمانوں کے ایک جلسہ میں شورش برپا ہو گئی۔ جبکہ مسٹر جناح بمبئی اسمبلی کے لئے مسلم لیگ کے امیدوار کی حمایت میں تقریر کر رہے تھے۔ مسٹر جناح نے دوران تقریر میں کہا۔ کہ جدید حکومت جو جدید گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ہو گی۔ موجودہ طرز حکومت سے بالکل مختلف ہو گی۔ اس پر ایک آواز آئی۔ کہ مسلم لیگ کے امیدوار حکومت پرست ہیں۔ مسٹر جناح نے کہا۔ کہ وہ حکومت جا چکی ہے۔ اس کے بعد مسٹر جناح کو دوران تقریر میں بار بار ٹوکا گیا چنانچہ وہ انجام کار جلسہ چھوڑ کر چلے گئے

نئی دہلی یکم فروری۔ مسٹر جیمز گرگ نے آج اسمبلی میں انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی ترمیم کے لئے ایک مسودہ قانون پیش کیا۔ جس کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ انکم ٹیکس سے بچنے کے لئے عام طور پر یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ کہ میاں اور بیوی یا والدین اور نابالغ بچوں کے درمیان برائے نام شرکت ظاہر کی جاتی ہے یا بیوی یا نابالغ بچوں کے نام جائداد منتقل کی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آمدنی میں بہت کمی واقع ہو گئی ہے۔ اور اگر اس کا سد باب نہ کیا گیا۔ تو آمدنی کی تخفیف میں مزید اضافہ ناگزیر ہے۔ چنانچہ موجودہ مسودہ قانون اس لئے مرتب کیا گیا ہے۔ کہ محولہ بالا رکاوٹوں کا ازالہ ہو سکے

امرتسر یکم فروری۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے سے ۳ روپے ۶ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۹ پائی سونا دیسی ۳۶ روپے چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے۔ ململ نمبر ۳۷۶ ۴ روپے ۳ آنے ململ نمبر ۹۲۶ - ۴ روپے ۴ آنے۔ ململ نمبر ۲۶ - ۱۲ روپے لٹھا جاپانی ۱۲ روپے ۱۰ آنے لٹھا ڈی سی ان ۱۴ روپے ۶ آنے ہے۔

لاہور یکم فروری۔ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں آج نتیجہ کا پہلا اعلان کیا گیا۔ شاہدرہ مسلم حلقہ سے سید افضال علی حسنی یونینسٹ کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان کے مد مقابل کو صرف دو ووٹ ملے۔ ننکانہ صاحب کے مسلم حلقہ انتخاب میں بھی اتحاد پارٹی کے امیدوار شیخ کرامت علی پلیڈر کامیاب ہوئے انہیں ۶۰۱۴ ووٹ ملے۔

لاہور یکم فروری۔ لاہور کے گنجان آباد اور بارونق بازار پاپڑ منڈی میں سر شام ڈاکہ کی لرزہ خیز واردات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ڈاکو حیلوں اور بہانوں سے ایک ڈاکٹر کی بیوی سے دروازہ کھلوا کر مکان میں داخل ہو گئے۔ اور عورت کو کلوروفارم سے بے ہوش کر کے نقدی اور زیورات مالیتی ڈیڑھ ہزار روپیہ لے گئے۔

لاہور یکم فروری۔ اس وقت تمام سیاسی حلقوں میں اس امر پر بحث ہو رہی ہے۔ کہ جدید اصلاحات کے ماتحت پنجاب کی سب سے پہلی کابینہ کی کیا ہیئت ہو گی یہ بات تو سب کے نزدیک مسلم ہے۔ کہ پنجاب کی سب سے پہلی وزارت یونینسٹ پارٹی کی طرف سے مرتب کی جائیگی۔ اور سر سکندر حیات خان اس کے وزیر اعظم ہونگے باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ چوہدری سر شہاب الدین پنجاب اسمبلی کے پریذیڈنٹ منتخب کئے جائینگے۔ اور راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام کو وزیر بنایا جائیگا باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ پنجاب کی کابینہ میں چھ وزیر ہونگے۔ سر سکندر حیات خان اور راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام کے علاوہ کابینہ میں دو اور مسلمان وزیر ہونگے۔ اور ایک سکھ اور ایک ہندو کو بھی کابینہ کا رکن بنایا جائیگا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی